احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 29 اپریل 2004ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 29 اپریل 2004ء، 8 ربیع الاول 1425 ہجری - 29 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 93

مہمان بنا لیا

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دوساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ ساعت اور بصارت بھی متاثر ہوگئی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ نے کمال کشادہ دلی سے اپنا مہمان بنالیا۔ گھر لے گئے اور فرمایا یہ تین بکریاں ہیں ان کا دودھ پیو۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف حدیث نمبر 3830)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر کرتے ہیں۔

1899ء میں ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے کسی رخصت کی تقریب پر قادیان آیا ہوا تھا۔(۔) ایک معزز افسر جو کسی تقریب پر اگلے دن قادیان تشریف لائے۔ حضرت اقدس امامنا مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے بھی ان کی دعوت کی۔ جبکہ سب مہمان کے واسطے جمع ہوئے۔ تو دسترخوان کے بچھائے جانے سے پہلے حضرت اقدس نے اس مہمان کو اور دوسرے احباب کو مخاطب کر کے جو گفتگو کی۔ وہ ایسی مفید اور کارآمد باتوں پر مشتمل تھی کہ میں نے اکثر فقروں کو اپنی عادت کے موافق اسی وقت اپنی نوٹ بک میں جمع کیا۔ اور بعد میں مجھے خیال آیا۔ کہ دوسرے احباب کو بھی اس پُرلطف تقریر کے مضمون سے حظ اٹھانے کا موقعہ دوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ میں کہ مجھے چند دن مسیح موعود کے قدموں میں رہ کر ایمان میں ترقی کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ خلقت کی خدمت ہو جائے۔ لہٰذا ان فقرات کی مدد سے اور اپنی یادداشت کے ذریعہ میں نے مفصلہ ذیل عبارت ترتیب دی ہے:۔

حضرت نے اس معزز مہمان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب کبھی آپ اس جگہ قادیان میں تشریف لاویں، بے تکلف ہمارے گھر میں تشریف لایا کریں۔ ہمارے ہاں مطلقاً تکلف نہیں ہے۔ ہمارا سب کاروبار دینی ہے۔ اور دنیا اور اس کے تعلقات اور تکلفات سے ہم بالکل جدا ہیں۔ گویا کہ ہم دنیاداری کے لحاظ سے مثل مردہ کے ہیں۔ ہم محض دین کے ہیں۔ اور ہمارا سب کارخانہ دینی ہے۔ جیسا کہ (۔) ہمیشہ بزرگوں اور اماموں کا ہوتا آیا ہے۔ اور ہمارا کوئی نیا طریق نہیں، بلکہ لوگوں کے اس اعتقادی طریق کو جو کہ ہر طرح سے ان کے لئے خطرناک ہے، دور کرنا۔ اور ان کے دلوں سے نکالنا ہمارا اصل منشاء اور مقصود ہے۔

(ذکر حبیب ص 69)

داخلہ جامعہ احمدیہ

اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے ایسے واقفین نو طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ داخلہ کیلئے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل پتہ، فرسٹ ائیر (گیارہویں) یا جماعت نہم میں حاصل کردہ نمبر اور حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ (حاصل کردہ نمبر/گریڈ) کی اطلاع دیں۔ داخلہ کیلئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست میں ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کردیا جائے گا۔

امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے۔ میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے/ایف ایس سی پاس کیلئے عمر کی حد 19 سال ہے۔

قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ انگریزی اور عربی کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

درج ذیل شعبوں میں تین سالہ ڈپلومہ ہولڈر اگر ٹیکسٹائل ملز میں ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ تو اپنی درخواست تعلیمی اسناد کے ساتھ فوری بھجوائیں۔ بہتر ہو کہ خود رابطہ کریں۔ یہ فوری ضرورت ہے اس لئے بروقت رابطہ ہی مفید ثابت ہوگا۔ الیکٹریکل انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، ٹیکسٹائل انجینئرنگ۔

(نظارت امور عامہ)

قیام توحید کے تقاضے

حضرت مسیح موعود کے پر معارف ارشادات

اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے، تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے، تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی .... ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آیا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ .... کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے (۔) میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ:

ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو

اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو

تم ان راہوں سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 138)

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

☆ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔ (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

☆ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں، ہفتوں، مہینوں۔

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوا لیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (مربی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں ' اپنے شہر میں ' اپنے محلہ میں ' اپنے گھر میں ' اپنے دل میں!!!

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا

قرآن کریم نے انسان کامل کا محاورہ صرف آنحضرتؐ کے لئے استعمال کیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحیثیت انسان کامل اعلیٰ وارفع مقام

آپؐ کا حسن واحسان، سخاوت، شجاعت، عاجزی، تعلق باللہ اوراخلاق فاضلہ کا تذکرہ

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

قسط اول

اعلیٰ درجہ کا نور

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جوانسان کودیا گیایعنی انسان کامل کووہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (یعنی) وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال اوراپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پورے زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایااوراسی لئے انسان کامل کہلایا۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن، جلد 5،صفحہ 160)

میرے آقا ومولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف صاحب شریعت نبی اور خاتم الانبیاء ہی نہ تھے آپؐ حاکم وقت بھی تھے۔آپؐ ایک انتہائی کامیاب جرنیل بھی تھے۔آپؐ اپنے خاندان کے سربراہ بھی تھے۔ آپ اپنی قوم کے سردار بھی تھے۔غرض آپؐ کی کئی حیثیتیں تھیں لیکن آج ہم نے آپؐ کی زندگی پراس زاویہ سے نگاہ ڈالنی ہے کہ آپؐ بحیثیت انسان کس اعلیٰ وارفع مقام پر قائم تھے کہ مرد کامل کہلائے۔آج ہم نے مکہ ومدینہ کی گلیوں میں جانا ہے جن میں میرے آقا کے قدم پڑے۔ان مجلسوں میں جانا ہے جن میں میرے آقا رونق افروز ہوئے۔آج ہمیں وہ شب وروز یاد کرنے ہیں جومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شب وروز تھے۔آج ہم نے آپؐ کے حسن واحسان، آپ کی تعلق باللہ کی کیفیات، آپ کے اخلاق فاضلہ اورصفات حسنہ میں سے بعض کا ذکر کرنا ہے جن صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کی وجہ سے آپؐ انسان کامل کہلائے۔

انسان کامل

قرآن کریم نے انسان کامل کا محاورہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا ہےاور کسی دوسرے کے لئے استعمال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ طٰہٰ میں فرماتا ہے:

اے کامل قوتوں والے مرد! ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تو دکھ میں پڑ جائے یعنی قرآن کریم کی تعلیم تو تیری فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہےاور تیری طبیعت پراس کا کوئی بوجھ نہیں پڑ سکتا۔ (سورۃ طٰہٰ 20:2-3)

پھراگلی آیت میں فرمایا:

ترجمہ: ہاں اس کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ جس طرح تو لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے اسی طرح یہ قرآن بھی لوگوں کے لئے راہنمائی اور ہدایت کے لئے ہے۔ (سورۃ طٰہٰ 20:4)

جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بےمثل ظاہری اور باطنی حسن پراورآپؐ کے عظیم اخلاق پرغور کرتا ہوں تو اس یقین پرقائم ہوجاتا ہوں کہ حسن نے اپنانکھاراوراخلاق نے اپنی رفعتیں آپؐ کے وجود میں حاصل کیں اور جب نور محمدؐ ان پر پڑا تو ان کو ایک بےمثل شان کے ساتھ ان کی لطافتیں اور رعنائیاں دے گیا۔یہی نور محمدی تھا جس نے حسن کو نئے رنگ عطا کئے،نئی تابانیاں بخشیں اوریہی نور محمدی تھا جس نے صدق کو، امانت کو، شجاعت کو، رحمت کو، وفا کو، تواضع کو، صبر کو، دیانت کو، استقامت کو، سخاوت کوغرضیکہ ہر اعلیٰ خلق کو ان کا نکھار بخشا۔ ان کو ان کی عظمتیں عطا کیں۔آپؐ سے پہلے ان اخلاق میں ایک ضعف پایا جاتا تھا لیکن یہی اخلاق جب آپؐ کے اخلاق بن کر آپ کی ذات میں جلوہ گر ہوئے تو نور علیٰ نور بن گئے۔تب پتہ چلا کہ صدق کیا ہوتا ہے،شجاعت کس چیز کا نام ہے۔عدل کیسے کیا جاتا ہے۔رحمت، رافت اور سخاوت کیا ہوتی ہیں۔غرض حسن،عشق نے بھی اور اخلاق فاضلہ نے بھی اپنی ذات کا حقیقی شعور آپؐ کی ذات میں حاصل کیااوراپنے پر رشک کرنے لگے۔اسی ظاہری اور باطنی حسن اوراپنے عظیم اخلاق کی وجہ سے آپؐ انسان کامل بنے اور تمام جہانوں، اولین اور آخرین کے لئے آپ کا وجود باجودایک معیار ٹھہرااور ہر طبقہ انسانی کے لئے آپ ایک کامل نمونہ بن گئے۔

لیکن یہ باتیں، یہ محمد مصطفیٰؐ کی باتیں ایک مجلس میں تو بیان نہیں کی جاسکتیں۔ایک زندگی میں بھی بیان نہیں کی جاسکتیں۔ ان کے لئے تو زندگیاں چاہئیں۔مجھے تو آج صرف اپنے آقا فداہ امی وابی کے صرف چند ایک جلووں کا ذکر کرنا ہے۔آپ کی تھوڑی سی یادوں میں ڈوب کر آپؐ کے حضور محبت کے نذرانے پیش کرنے ہیں۔کچھ رونا ہے، کچھ رلانا ہے۔مجھے تو آج پیاس بجھانی نہیں بھڑکانی ہے۔ہاں اس طرح بھڑکانی ہے کہ جب آپ یہاں سے جائیں تو یہ عہد کرکے جائیں کہ آپ ہمیشہ خدا کی اس کائنات کی بھی سیر کرتے رہیں گے جس کائنات کا دوسرا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ حضور کی یادوں میں ڈوب کر، آپؐ کے عشق میں کھوکر مجسم درد بن جائیں گے۔

دنیا کا سب سے حسین وجود

جب میں آپؐ کے حسن کا سوچتا ہوں تو آنکھیں ان آنکھوں پر رشک کرنے لگتی ہیں جنہوں نے دنیا کا سب سے حسین وجود دیکھااوردل بےقرار ہوکر کہتا ہے

حسن محمدی، آہ حسن محمدی، ناقابل بیان، زمان ومکان کی پابندیوں سے بالا،کبھی جورخ یوسف پر پڑا تو اسے تاباں کرگیااور جولحن داؤدی پر مہربان ہوا تو اسے رنگ بخش گیا۔عشق میں ڈھلا تو بلال کی اذان بن گیا۔ اورکبھی ابوبکر کا دل بنا تو کبھی حسان کی آنکھیں اور تڑپانے پہ آیا تو ایسا تڑپایا کہ کیا مرغ بسمل تڑپا ہوگا۔ ایسا بےچین کیا کہ فاصلوں کی بھی پرواہ نہ کی۔آج بھی عاشقوں کو بےکل رکھتا ہے۔ایک ٹیس سی بن کردل میں اٹھتا ہے،آہ بن کرنکلتا ہےاوراس کا کوئی گھائل کہتا ہے۔

اے میرے محبوب ہجر کے درد سے دل ہیں کہ حلق تک آگئے ہیں اورآنکھیں ہیں کہ شوق دیدار سے ان کا پانی تھمتا ہی نہیں

پھر کہتا ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است

میرا دل اور میری جان حسن محمدی پرفدا ہوئے ایسا کہ میری خاک بھی آل محمدؐ کے کوچہ پر نثار ہوگئی۔

اپنے ظاہری اور باطنی حسن کے اعتبار سے میرے آقا ومولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کا نہ کوئی ہم مرتبہ پیدا ہوا، نہ ہوگا۔قرآن کریم آپؐ کو سراجاً منیرا اور قمراً منیرا بیان فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ آپؐ کے حسن میں جلال کا رنگ بھی تھا اور جمال کا رنگ بھی۔اس میں سورج کی تمازت بھی تھی اور چاند کی ٹھنڈک بھی۔وہ سورج کی گرمی کی طرح دلوں کو گرماتا اور روحوں کو صیقل بھی کرتا تھا اور چاند کی چاندنی کی طرح آنکھوں کو ٹھنڈک بھی بخشتا تھا۔وہ خدا کے 'کن' کا ایسا کرشمہ تھا کہ اس سے بڑھ کر اس عالم نے نہ دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور وجود کو خوبصورت نہیں پایا۔آپؐ کا چہرہ ایسا حسین چہرہ تھا کہ جیسے سورج اپنی تمام تابناکی اور حسن کے ساتھ آپؐ کے چہرہ میں سرایت کر گیا ہو۔آپؐ کی آنکھوں اور آپ کے سینہ میں ایسی کشش تھی، ایسا حسن تھا جو دیکھنے والوں کو مرعوب کر دیتا تھا آپؐ کا چہرہ مبارک بھرا ہوا تھا۔شرافت اور عظمت کے آثار اس پر نمایاں تھے۔ رعب اور وجاہت اس سے ٹپکتی تھی۔وہ چاند کی طرح چمکتا تھا اور حسن اس میں موجیں مارتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

کوہ وقار

آپ کوہ وقار تھے۔کسی ایسی حرکت کا سرزد ہونا ناممکن تھا جو دوسروں میں کراہت پیدا کردے۔ ہرادا

دل کو موہ لینے والی تھی۔ ہر انداز میں حسن ٹپکتا تھا۔ انداز بیان سحر کن تھا۔ نگاہ مبارک اٹھتی تو فضا میں حسن بکھر جاتا۔ آپ سخاوت میں نہایت کشادہ تھے۔ سب انسانوں سے بڑھ کر وسیع الحوصلہ تھے۔ بات کے انتہائی سچے اور کھرے تھے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عہد اور ذمہ داری کو نبھانے والے تھے۔ نہایت درجہ نرم طبیعت پائی تھی۔ معاشرت اور حسن سلوک میں آپؐ کی بلندی کو کوئی نہ پہنچ سکتا تھا۔ جو شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا لیکن جسے آپؐ سے تعارف اور قرب حاصل ہوتا وہ آپؐ کی محبت میں سرشار ہو جاتا اور اگر کوئی آپ کا وصف بیان کرنا چاہتا تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ اس نے زندگی میں نہ پہلے آپؐ جیسا کوئی دیکھا نہ بعد میں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی)

غرض ظاہری اور باطنی حسن کے اعتبار سے آپؐ جیسا کوئی اور وجود پیدا نہ ہوا۔ آپ کے وجود میں، آپؐ کی ہر ادا میں، آپؐ کی حرکات و سکنات میں، آپؐ کے عظیم اخلاق میں، آپؐ کی سوچ اور فکر میں، آپؐ کے سکوت میں، آپؐ کی گفتگو میں حسن ہی حسن بھرا ہوا تھا۔

مختصر لیکن فصیح و بلیغ، جامع اور معانی سے بھرپور کلام کرتے۔ فرفر کر کے نہ بولتے بلکہ سمجھانے کے انداز میں ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے اور اکثر اپنے فقرات دہراتے۔ جب گفتگو فرما رہے ہوتے تو صحابہ اس طرح جامد ہو کر بیٹھتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

نہ سخت خو تھے، نہ درشت گو تھے، نہ کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی کی تعریف میں مبالغہ کرتے، نہ چیخ چیخ کر بولتے، نہ ہی عادتاً نہ تکلفاً کبھی فحش کلام کرتے۔ بے ضرورت نہ بولتے اور نہ ہی بے مطلب بات کہتے۔

دائم الحزن تھے۔ لیکن ہمیشہ چہرہ پر مسکراہٹ بکھری رہتی۔ تالیف قلب فرماتے۔ عزت و تکریم اور بشاشت کے ساتھ پیش آتے۔

آپؐ کی مجالس حلم اور علم، حیا اور صبر، امانت اور ذکر الٰہی کی مجالس ہوتی تھیں۔ حیا کا یہ عالم تھا کہ کسی کو نگاہ میں نگاہ ڈال کر نہ دیکھتے اور نہ ہی منہ در منہ یا نام لے کر کسی کی برائی کرتے۔ (غرض آپؐ کے وجود اور آپؐ کی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہ تھا جس میں حسن نے اپنا کمال نہ دکھایا ہو)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ہم باہر کھلے میدان میں بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور ایک سرخ جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ چاندنی رات تھی۔ چودھویں کا چاند تھا۔ خوب روشن بڑا حسین لیکن میری نگاہ بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف اٹھتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آج بہت ہی پیارے لگ رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن تو ہمیں ہمیشہ گھائل کئے رکھتا تھا لیکن آج تو یہ کچھ اور ہی رنگ دکھلا رہا تھا اور میں سوچتا تھا کہ کیا اس چہرے سے زیادہ کوئی اور چیز حسین ہو سکتی ہے۔ پھر میری نگاہ چاند پر پڑی، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو دیکھا۔ پھر دوبارہ چاند کو دیکھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ مبارک پر نگاہ اٹک پڑی، اف آپؐ کتنے حسین لگ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں! اے چاند تیرا حسن اس حسن کے آگے ماند پڑ گیا ہے۔

یہ آپؐ کا حسن ہی تو تھا آپؐ کے وجود کا حسن، آپؐ کے کردار کا حسن، آپؐ کے عظیم اخلاق کا حسن جس نے آپؐ کے صحابہ کو آپ کا دیوانہ بنا دیا تھا۔ تب ہی تو علیؓ نے کہا تھا:-

خدا کی قسم وہ تو ہمیں ہمارے مالوں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ وہ ہمیں ہماری اولادوں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ وہ ہمیں ہمارے باپوں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ وہ ہمیں ہماری ماؤں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ وہ تو ہمیں اس ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے جس کی پیاس کے وقت شدید خواہش میں ہمیں کوئی دوسری چیز محبوب نہ رہتی۔

کامل وفا

لوگ اپنے دوستوں کی وفا کا ذکر کرتے ہیں تو میں سوچتا ہوں کہ انہیں کیا پتہ کہ وفا کیا ہوتی ہے میں انہیں بتاؤں کہ وفا وہ ہوتی ہے جو میرے آقا نے کی۔

ہاں حقیقت یہی ہے کہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کسی نے وفا نہیں دکھائی۔ اگر کسی سے کسی وقت میں ذرا سا تعلق بھی پیدا ہوا تو اس کو ہمیشہ نبھایا۔ کسی نے کوئی چھوٹی سی نیکی بھی آپؐ کے ساتھ کی تو ہمیشہ اس کو احسان مندی کے ساتھ قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ جتنا جتنا کوئی آپ سے قریب ہوا اتنا اتنا آپ کی وفا سے فیض یاب ہوتا گیا۔

طائف سے واپسی پر آپ کو مطعم بن عدی نے پناہ دی تھی اور آپؐ اس کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جنگ بدر کے بعد کفار کے قیدی آپ کے پاس لائے گئے تو آپ نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارہ میں سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر ان کو چھوڑ دیتا۔

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشی کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اعزاز میں ان کی مہمان نوازی کرنے کے لئے خود اپنے ہاتھ سے کام میں مصروف ہو گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ تشریف رکھیں۔ ہم جو ہیں آپؐ کے خدام، ہم آپؐ کی خاطر آپ کے مہمانوں کی خدمت کریں گے۔ اس پر آپؐ نے صحابہ کو بڑا ہی پیارا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں جب ہمارے دوست ان کے پاس گئے تھے تو انہوں نے ان کی بڑی عزت افزائی کی تھی۔ ان کی بڑی خدمت کی تھی۔ آج اتنی دیر کے بعد مجھے ان کی خدمت کا موقعہ ملا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں خود اپنے ہاتھ سے ان کی خدمت کروں تا کہ ان کی اس وقت کی ہمارے دوستوں کی مہمان نوازی اور ان کی عزت افزائی کا کچھ بدلہ انہیں دے سکوں۔

(شفاء عیاض۔ باب وفاء)

انصار سے اظہار وفا اور محبت

غزوہ حنین کے موقع پر آپؐ نے بہت سی غنائم تالیف قلب کے لئے نومسلموں کو دے دیں اور انصار کو چھوڑ دیا۔ اس بات کو انصار نے بہت محسوس کیا۔ اس پر آپؐ نے انصار کو اکٹھا کیا اور ان کو ایک خطبہ دیا جس میں آپؐ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! کیا یہ سچ نہیں کہ تم پہلے گمراہ تھے پھر خدا نے میرے ذریعے سے تم کو ہدایت دی۔ تم پراگندہ تھے پھر خدا نے میرے ذریعہ سے تم میں اتفاق پیدا کیا اور کیا یہ سچ نہیں کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے تم مفلس تھے پھر خدا نے میرے ذریعے سے تمہیں دولت مند بنا دیا۔ حضور کے ہر سوال پر انصار بس یہی جواب دیتے کہ خدا اور اس کے رسول کا احسان ہم پر سب سے بڑھ کر ہے۔ اس پر حضورؐ نے انصار کو کہا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ میں تم سے جو سوال کرتا ہوں بس تم اس کا ایک ہی جواب دیئے جاتے ہو کہ خدا اور اس کے رسول کا احسان تم پر سب سے بڑھ کر ہے۔ تم مجھے وہ جواب کیوں نہیں دیتے جو جواب تم دے سکتے ہو۔ اگر تم چاہو تو میرے ہر سوال کے جواب میں تم یہ کہہ سکتے ہو۔ اور اگر تم ایسا کہو گے تو یقیناً سچ کہہ رہے ہو گے اور میں تمہاری تصدیق کروں گا۔ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اے محمدؐ! تو ہمارے پاس اس حال میں آیا تھا کہ تو جھٹلایا گیا تھا اور ہم نے اس وقت تیری تصدیق کی تھی اور تجھے تیری قوم چھوڑ چکی تھی لیکن اس وقت ہم نے تیری مدد کی تھی۔ تیری قوم تیرے قتل کے درپے تھی اور ہم نے تجھے پناہ دی تھی اور ایک وہ وقت تھا کہ تجھے تیرے اپنوں نے دھتکار دیا تھا لیکن ہم نے اس وقت تجھے قبول کیا تھا۔ اور تو ہمارے پاس اس حال میں پہنچا تھا کہ تو مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا لیکن اس وقت ہم نے تجھے غنی کر دیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم یہ جواب دیتے جاؤ اور میں یہ جواب دیتا جاؤں گا کہ تم سچ کہتے ہو، سچ کہتے ہو، سچ کہتے ہو۔ لیکن اے انصار! مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر یہاں سے چلے جائیں لیکن تم خدا کے نبی کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ اے انصار! مجھ میں تمہاری محبت اور وفا تو ایسی ہے کہ اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی جس کے نتیجہ میں میں تمہارے پاس آ گیا تو خدا مجھے تم ہی میں پیدا کرتا اور میں تم میں سے ہی ہوتا۔

یارِ غار کے ساتھ وفا

ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا کسی وجہ سے جھگڑا ہوا۔ دونوں بہت نادم ہوئے اور چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر حضور سے معافی مانگیں۔ جب حضرت ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو حضرت عمر پہلے ہی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر تھا۔ حضرت عمرؓ رو رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قصور میرا ہی تھا عمر کا نہیں تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تکلیف کے ساتھ یہ کہتے رہے کہ: "اے لوگو! کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرے ساتھی کو بس میرے لئے ہی رہنے دو۔ مجھے اور میرے ساتھی کو ہمارے حال پر چھوڑ دو" اور تکلیف سے بار بار یہی بات دہراتے رہے۔ پھر فرمایا کہ اے لوگو! تم نے مجھے اور میرے ساتھی کو مکہ میں بھی نہ رہنے دیا اور تم چاہتے ہو کہ اب ہم مدینہ میں بھی نہ رہیں اور یہاں سے بھی چلے جائیں سنو میں وہ وقت نہیں بھولا جب میں اکیلا تھا اور میں نے تم سب سے خدا کے الفاظ میں یہ کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں لیکن تم نے مجھے جھٹلا دیا تھا اور میرے ساتھی نے میری تصدیق کی تھی تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آج میں اس سے بے وفائی کروں اور اس کا ساتھ چھوڑ دوں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے نام کی عظمت

لیکن وفا کا جو تعلق آپؐ کو اللہ سے تھا وہ تعلق وفا حضرت ابوبکرؓ کے تعلق وفا سے کہیں بڑھ کر تھا۔ بدر کا میدان ہے۔ آپؐ خدا کے حضور گڑگڑاتے اور روتے ہیں اور اس قدر گڑگڑاتے اور روتے ہیں کہ آپؐ کی چادر کپکپی کی وجہ سے کندھے سے بار بار اتر جاتی ہے اور آپ اپنے مولیٰ سے عرض کرتے ہیں۔ اللھم ان شئت لم تعبد بعد الیوم۔ کس قدر درد ہے اس دعا میں۔ عرض کرتے ہیں: "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ میری تڑپ اور یہ میری بیقراری اس لئے نہیں کہ میں اپنی جان کو یا اپنے ساتھیوں کی جانوں کو کوئی قیمت دیتا ہوں، میں تو صرف تیرے نام کی عظمت چاہتا ہوں اور اگر تیرے نام کی عظمت میری موت سے وابستہ ہے تو تو جانتا ہے کہ میں تیرے لئے سب سے پہلے جان دوں گا۔ میں تو تجھ سے صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آج ہم زندہ رکھے جائیں گے اور تیری جناب سے تیرے وعدوں کے مطابق ان مشرکوں پر غالب آ جائیں گے تو تیرا نام بلند ہو گا لیکن آج اگر ہم لوگ مارے گئے تو پھر یہ مشرک تمام عمر تیرے بندوں کو یہ طعنہ دیتے رہیں گے کہ ھبل کے بندوں نے ان کو جو اپنے آپ کو اللہ کے بندے کہتے تھے بدر کے میدان میں ہلاک کر دیا تھا اور یہ تیرے نام"

باقی صفحہ 7 پر

مرزا نصیر الدین صاحب

مارکیٹنگ ایک اہم ذریعہ روزگار

آج کا دور صنعت کاری کی طرف رواں دواں ہے۔ بہت سی ایسی اشیاء جنہیں ماضی قریب میں ایک عام آدمی خرید نہیں سکتا تھا۔ آج اس کی پہنچ میں ہیں۔ جیسے کچھ عرصہ قبل الیکٹرانک گھڑی بہت مہنگی تھی مگر Mass Production کی وجہ سے یہی گھڑی پچیس یا تیس روپے میں میسر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان اشیاء کو صارف تک پہنچانے کے ذمہ دار افراد بھی کسی خدمت سے محروم نہیں ہیں۔ ان افراد کو عام زبان میں سیلز مین کہا جاتا ہے۔ اشیاء کی مارکیٹنگ سے مراد تیار کنندہ سے صارف تک کسی شئے کو پہنچانا ہے۔

مارکیٹنگ ایک ایسا ذریعہ روزگار ہے جو دنیا کے کروڑوں افراد کو سمیٹے ہوئے ہے اور دن بدن پہلے سے زیادہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ ایک ماہر سیلز مین نہ صرف اس باعزت روزگار سے معقول منافع کماتا ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی وسیع تعلقات رکھتا ہے۔ آج کے دور میں جہاں بے روزگاری ایک بہت بڑا مسئلہ بنی ہوئی ہے، ایسے نوجوان جن کی طبیعت سیلانی ہے اور لوگوں سے میل جول پسند کرتے ہوں یہ ذریعہ روزگار انہیں پر خلوص دعوت دیتا ہے۔ Practice makes a man Perfect یعنی مسلسل کوشش آدمی کو ماہر بنا دیتی ہے کا مقولہ اس ذریعہ روزگار میں بھی پنہاں ہے۔ بہرحال چند سادہ اصول جو کہ کامیابی کا پیش خیمہ ہیں۔ درج کئے جاتے ہیں۔

(1) سیلز مین شپ کے کام کو خوب غور سے سنجیدگی اور دعا کے ساتھ شروع کیا جائے۔

(2) جو Product آپ مارکیٹ میں لانا چاہتے ہیں اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں۔

(3) Product کی مارکیٹ پر بھی غور کریں کہ آیا یہ Product مارکیٹ قبول کرے گی یا نہیں۔

(4) بہتر یہی ہے کہ کوئی ایسی Product جو کہ پہلے سے متعارف ہو کیلئے ایسے علاقہ کو تلاش کیا جائے جہاں اس کی ابھی رسد نہ ہو مگر ڈیمانڈ ہو۔

(5) Product کو قانونی تحفظ حاصل ہو۔

مارکیٹ کی معلومات

☆ جس ایریا میں مارکیٹنگ کرنی ہو وہاں کے تمام Customers یا گاہکوں کی لسٹ مع مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر وغیرہ۔

☆ گاہکوں کی بلحاظ خرید درجہ بندی مثلاً زیادہ مال خریدنے والے A Class اسی طرح B اور C کلاس۔

☆ مارکیٹ پر دوسری کمپنیوں کی سپلائی کے پریشر کے دن۔ تاکہ آپ کا رابطہ نسبتاً کم پریشر کے دنوں میں رہے۔ ایریا کی دنوں کے لحاظ سے درجہ بندی (برائے سپلائی) یہاں تک ہم نے Product اور مارکیٹ کیلئے ضروری Data یا معلومات اکٹھی کر لی ہیں جو کہ ہمیں کام شروع کرنے سے پہلے مدد دیتی ہیں۔

کام کا آغاز

یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اپنے Working Area کو کام کے لحاظ سے تقسیم کر لینا بہتر ہے۔ مثلاً آپ کے ایریا میں 200 جنرل اسٹورز ہیں جہاں آپ کوئی چیز فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مشکل ہوگا کہ ایک ہی دن میں 200 جنرل سٹور Visit کر کے آرڈر لے لئے جائیں اور سپلائی کر دیئے جائیں اس طرح مارکیٹ سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اگر 200 جنرل سٹور چھ دنوں میں تقسیم کر دیئے جائیں تو 33 یا 34 سٹور ایک دن کیلئے مختص ہو جائیں گے اس طرح سے آپ زیادہ توجہ اور وقت صرف کر کے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ آپ کو روزانہ کرنے کا کام ملتا جائے گا۔

اس کے بعد کام شروع کیا جائے۔ جس میں پہلے تو گاہک سے اپنا اور Product کا تعارف Product کے تعارف سے مراد اس کی Retail، Trade قیمت اور دیگر معلومات ہیں۔ گاہک اگر دلچسپی نہ لے تو فوراً موضوع بدل دیں اور اگلی ملاقات تک Pending کر دیں مگر کسی صورت میں رابطہ نہ توڑیں۔ Customer لسٹ بناتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ Product کی وہاں سے نکاسی بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں یہ بہت ضروری ہے۔

اگر گاہک کے پاس خریداروں کا رش ہے تو وہ آپ کو توجہ نہیں دے سکتا تو بہتر ہے اس وقت اسے سلام کر کے باقی مارکیٹ سے رابطہ کریں اور فراغت کے وقت اس سے ملیں۔ اس طرح آپ کے گاہک کو احساس رہتا ہے کہ آپ نے اس کے لئے خاص وقت نکالا ہے۔

ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ اپنے گاہک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں نقصان نہیں۔

ہو سکتا ہے کہ 200 گاہکوں میں سے شروع میں آپ کے صرف 20 گاہک بنیں لیکن دعا کرتے رہیں اور مسلسل رابطہ رکھیں۔ کہتے ہیں کہ پانی کا قطرہ قطرہ پتھر میں بھی سوراخ کر دیتا ہے۔

اپنی شخصیت کو ہمیشہ باوقار لیکن انکساری میں رکھیں۔ کسی گھبراہٹ، اکتاہٹ یا بیزاری کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔

آپ کے خلوص کی وجہ سے آپ کا اپنے گاہکوں میں مقبول ہونا بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔ گاہک آپ کو دوست تصور کریں اور آپ کا انتظار کریں۔

منافع بڑھانے کیلئے

جہاں آپ کی Sale بڑھتی جائے گی، منافع میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ لیکن پھر بھی اخراجات زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اپنانے ضروری ہیں۔

(1) کاروبار کا حساب کتاب رکھیں یعنی فروخت اخراجات اور منافع وغیرہ۔ منافع کے لحاظ سے فوراً چندہ جات علیحدہ کر کے ادائیگی کر دی جائے۔

(2) Working Area کو وسیع کیا جائے۔

(3) نئی Products مارکیٹ میں لائی جائیں۔

(4) مارکیٹ میں ادھار یعنی Credit کم سے کم کیا جائے۔

(5) غیر ضروری اخراجات پر نظر ثانی کی جائے۔

(6) منافع کم اور Sale زیادہ کا اصول اپنایا جائے۔

(7) روزانہ یا ماہانہ Sale Target متعین کریں۔

(8) استطاعت کے مطابق عام پبلک میں Product کی تشہیر۔

(9) مال زیادہ نہ خریدیں، شروع میں اتنا Stock خریدنا ہی ضروری ہے جو کہ آپ سے 4`5 دنوں کے اندر اندر فروخت ہو جائے اس طرح آپ کی Investment کم ہو سکے گی۔

(10) جس Manufacturer یا تیار کنندہ کا مال آپ بیچ رہے ہیں۔ اگر وہ آپ کو کوئی ایکسٹرا Favour یا اضافی فائدہ دیتا ہے تو آپ ضرور اس میں سے کچھ حصہ اپنے گاہکوں تک پہنچائیں۔ اس طرح آپ پر اعتماد بڑھے گا۔

یہ چند عام فہم معلومات ہیں جو کہ چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

نیم کے درخت کے طبی خواص

نیم کے درخت کا ہر حصہ ذائقہ میں سخت کڑوا اور نتائج کے لحاظ سے بڑا میٹھا ہے۔ نیم کا درخت ان درختوں میں شامل ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے بیش بہا فوائد سے نواز رکھا ہے۔ اس کا نام نیم یعنی آدھا ہے۔ مگر فوائد کے لحاظ سے آدھا نہیں بلکہ مکمل ہے۔ علم طب میں آدھا حصہ درخت نیم نے لے رکھا ہے۔ یہ درخت پاک و ہند میں ہر جگہ ملتا ہے۔ ہند کے لوگ ہوا کے صاف کرنے کے لئے کثرت سے کاشت کرتے تھے۔ نیم کا درخت بکائن کی طرح گھنا اور سایہ دار ہوتا ہے۔ اس کے پتے کنارے سے آری کی طرح کنگرہ دار اور نصف انگلی کے قریب لمبائی ہوتی ہے۔ مارچ اپریل میں لاتعداد چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ جن کی خوشبو سے فضا مہک اٹھتی ہے۔ اس کے پھل کو پنجابی میں نمولی کہتے ہیں۔ کچی حالت میں اگر اسے توڑا جائے تو اس میں سے کڑوا دودھ نکلتا ہے۔ پکنے پر یہ نمولیاں قدرے شیریں ہو جاتی ہیں۔ نمولی کے اندر مغز ہوتا ہے۔ اس درخت کا ہر حصہ مثلاً پتے۔ پھل۔ پھول۔ چھال۔ جڑ۔ لکڑی۔ گوند۔ بیج سب دوا کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ اس درخت کے جملہ اجزاء کی طبیعت ایک ہی بتائی جاتی ہے۔ پہلے درجہ میں گرم خشک۔ اس درخت کی اونچائی چالیس سے پچاس فٹ تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تنے کی گولائی چھ سے نو فٹ تک ہو جاتی ہے۔

نیم ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ مسکن یعنی درد کو سکون دیتا ہے۔ دافع تعفن۔ مصفی خون۔ مقوی جگر۔ دافع حمیات یعنی بخاروں کو روکتا ہے۔ جراثیم کو مارتا اور زخموں کو درست کرتا ہے۔ خرابی خون سے ہونے والے تمام زخموں خارش پھوڑے پھنسی کو دور کرتا ہے۔ سبز پتے اور چھال چھ ماشے سے ایک تولہ نمولیوں کا تیل بیس تا تیس قطرے نمولیوں کے مغز میں برابر وزن کتھ سفید کالی مرچ گوگل۔ رسوت شامل کر کے کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں تیار کریں یہ گولیاں ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ تازہ پانی کھانے سے بواسیر ہر قسم کا عمدہ علاج ہے ان گولیوں سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے فساد خون کے لئے بھی بہترین دوا ہیں۔ معدہ کو قوت دیتی اور بھوک بڑھاتی ہیں۔ نمولی کے مغز کا تیل ایک حصہ روغن ناریل دس حصے ملا کر ہر روز سر پر لگائیں چند روز میں ہی بال گرنا بند بال لمبے اور گھنے ملائم سیاہ ہو جائیں گے جوئیں مر جائیں گی سکری۔ خشکی دور ہو جائے گی۔ موسم برسات میں نیم کے درخت پر سبز رنگ کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36259 میں حبۃ الحبیب بنت راشد کریم قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات 29.650 گرام مالیتی -/17087 روپے۔ طلائی سیٹ وزنی 5 تولے مالیتی -/41000 روپے۔ نقد رقم -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حبۃ الحبیب بنت راشد کریم فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رائے محمد اسلم ولد رائے رحمت علی مصطفیٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر فضل کریم وصیت نمبر 5159

مسل نمبر 36260 میں محمد رفیق خان ولد علی محمد خان صاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین بارانی رقبہ 125 ایکڑ واقع مورکھنواں کوٹ ضلع لیہ مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3753 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد رفیق ولد علی محمد خان کریم نگر فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم ولد عبدالحمید کریم نگر فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 رائے محمد اسلم ولد رائے رحمت علی کریم نگر فیصل آباد

مسل نمبر 36261 میں ممتاز بیگم زوجہ محمد رفیق خان قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے 5 ماشے 6 رتی مالیتی -/66920 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ ترکہ والدین نقد رقم -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ممتاز بیگم زوجہ محمد رفیق خان کریم نگر فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رائے محمد اسلم ولد رائے رحمت علی کریم نگر فیصل آباد

مسل نمبر 36262 میں شہباز احمد ولد منور احمد قوم اٹھوال جٹ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نعمت کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہباز احمد ولد منور احمد نعمت کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 نوید اقبال وصیت نمبر 31762 گواہ شد نمبر 2 خاور بشیر ولد بشیر احمد مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

مسل نمبر 36263 میں امۃ الرشید لطیف بیوہ میاں محمد لطیف قوم راجپوت جٹ پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 16 تولے مالیتی -/125000 روپے۔ نقد رقم عسکری لیزنگ میں جمع -/1300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 2 بصورت منافع ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرشید لطیف بیوہ میاں محمد لطیف اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 کرنل (ر) مرزا نصیر احمد وصیت نمبر 25480

مسل نمبر 36264 میں مرزا نبیر احمد ولد لیفٹیننٹ کرنل (ر) مرزا نصیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا نبیر احمد ولد لیفٹیننٹ کرنل (ر) مرزا نصیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 لیفٹیننٹ کرنل (ر) مرزا نصیر احمد والد موصی

مسل نمبر 36265 میں نادیہ بشریٰ مرزا بنت لیفٹیننٹ کرنل (ر) مرزا نصیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نادیہ بشریٰ بنت کرنل (ر) مرزا نصیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 کرنل (ر) مرزا نصیر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 36266 میں مرزا مجادل احمد ولد کرنل (ر) مرزا نصیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا مجادل احمد ولد کرنل (ر) مرزا نصیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 کرنل (ر) مرزا نصیر احمد والد موصی

مسل نمبر 36267 میں ناصح احمد مرزا ولد کرنل (ر) مرزا نصیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصح احمد مرزا ولد کرنل (ر) مرزا نصیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود

وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 کرنل (ر) مرزا نصیر احمد والد موصی

مسل نمبر 36268 میں مظہر الحق سیٹھی ولد فضل حق سیٹھی قوم .... پیشہ تجارت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوڈیشنل کالونی اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان واقع جوڈیشنل کالونی مالیتی -/4200000 روپے۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/1200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظہر الحق سیٹھی ولد فضل حق سیٹھی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان GHS اسلام آباد

مسل نمبر 36269 میں فریدہ مظہر زوجہ مظہر الحق سیٹھی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 25 تولے مالیتی -/75000 روپے۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/437000 روپے (خاوند محترم کے مکان میں خرچ ہوچکی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریدہ مظہر زوجہ مظہر الحق سیٹھی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان GHS اسلام آباد

مسل نمبر 36270 میں محمد عثمان الحق سیٹھی ولد مظہر الحق سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ انجینئر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوڈیشنل کالونی اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عثمان الحق سیٹھی ولد مظہر الحق سیٹھی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان GHS اسلام آباد

مسل نمبر 36271 میں ثمینہ یاسین بنت محمد یاسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ یاسین گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یسین والد موصیہ

مسل نمبر 36272 میں رشدہ حنیف بنت محمد حنیف صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رشدہ حنیف بنت محمد حنیف صاحب 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

- مکرم مختار احمد شمس صاحب معلم وقف جدید مڑہ بلوچاں۔ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ اور نومولود بیٹی سلمیٰ نورین پیدائش کے وقت سے علیل ہیں۔ بچی جس کی عمر ایک ماہ ہے بعارضہ خرابی جگر، شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ اور اہلیہ فضل عمر ہسپتال میں ڈیڑھ ماہ سے داخل ہے دو آپریشن ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں کی صحت وشفائے کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔
- مکرم شیخ مامون احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ بیت الاحد وسیکرٹری جائیداد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی مورخہ 24۔ اپریل 2004ء کو ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں انجیو گرافی ہوئی ہے۔
- مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دو بیٹے مرتضیٰ شاہد اور مصطفیٰ شاہد چند دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔
- مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور گردوں کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔
- محترمہ رضوانہ منان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا واپڈا ہسپتال میں پتہ کا آپریشن اگلے ہفتہ کو ہوگا۔

احباب سے درخواست ہے کہ سب مریضان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

نکاح وتقریب شادی

- مکرم راجہ محمد سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع میرپور آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ نعیمہ نازلی کا نکاح ہمراہ مکرم مبشر آفتاب مبشر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد عارف ظہور صاحب آف راولپنڈی بحق مہر مبلغ تیس ہزار (30000) روپے مورخہ 6۔ اپریل 2004ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ 7۔ اپریل 2004ء کو محلہ باب الابواب ربوہ میں تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم عبدالرزاق صاحب امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر نے دعا کرائی۔ مورخہ 8۔ اپریل کو دارالنصر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ عزیزہ نعیمہ نازلی حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29 اپریل 2004ء	
طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:48
غروب آفتاب	6:49
وقت عشاء	8:18

ولادت

- مکرم ظفر اقبال خان صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم جاوید اقبال صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7۔ اپریل 2004ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ یہ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اس کا نام اریبہ جاوید عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری علی محمد صاحب محلہ دارالصدر شمالی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

کے مقابل پر اپنے جھوٹے خداؤں کے ناموں کو بلند کرنے میں اور دلیر ہو جائیں گے۔ میرے مولیٰ! میں جانتا ہوں کہ تو بے نیاز ہے، میرے مولیٰ! یہ تیری شان ہے لیکن میں اپنے اس دل کو کہاں لے جاؤں، میں کیا کروں مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ مشرک یہ موقعہ پائیں کہ تیرے نام کے مقابل پر اپنے بتوں کے نام بلند کرسکیں۔ پس میں تجھ کو تیرے نام کی عظمت کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو اپنے وعدوں کو یاد کر اور آج اس میدان میں اپنے نام کو بلند کردے۔

بقیہ صفحہ 5

ان کیڑوں کو سایہ میں خشک کرکے برابر وزن مرچ سیاہ شامل کرکے باریک غبار کرلیں۔ اور مرگی کے مریض کو دورہ کی حالت میں بطور نسوار دیں چند مرتبہ ایسا کرنے سے مریض کے دورے رک جاتے ہیں۔ کپڑوں، چاول، گیہوں اور دیگر اناج کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے نیم کے پتے رکھتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ یکم مئی 2004ء

12-00 a.m لقاء مع العرب
12-30 a.m چلڈرنز کلاس
1-30 a.m خطبہ جمعہ
3-50 a.m سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m خطبہ جمعہ
7-00 a.m حکایات شیریں
7-30 a.m سوال وجواب
8-45 a.m گفتگو
9-20 a.m مشاعرہ
9-50 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-00 p.m فرانسیسی سروس
2-00 p.m سوال وجواب
3-20 p.m گفتگو
3-30 p.m انڈونیشین سروس
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m کوئز انوار العلوم
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-35 p.m انتخاب سخن
9-00 p.m چلڈرنز کلاس
10-10 p.m مشاعرہ
11-05 p.m سوال وجواب

اتوار 2 مئی 2004ء

12-30 a.m چلڈرنز کلاس
1-30 a.m حکایات شیریں
2-30 a.m مشاعرہ
2-50 a.m سوال وجواب
3-50 a.m فرانسیسی سروس
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
7-00 a.m چلڈرنز کارنر
7-30 a.m سوال وجواب
8-45 a.m تقریر مکرم سید حسین احمد صاحب
9-20 a.m سیرت حضرت مصلح موعود
9-50 a.m چلڈرنز کلاس
11-00 a.m تلاوت، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-00 p.m سپینش سروس
2-00 p.m سوال وجواب
3-10 p.m انڈونیشین سروس
3-50 p.m تعارف
4-30 p.m پیارے مہدی کی پیاری باتیں
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطہ سندھ کا تعارف
6-30 p.m بنگلہ سروس
6-50 p.m پیارے مہدی کی پیاری باتیں
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m گلشن وقف نو
10-00 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے

گمشدہ پرس

ایک عدد پرس زنانہ جس میں جیولری کے علاوہ کیش اور ڈرائیونگ لائسنس بھی تھا چوک میں بس سے اترتے ہوئے گم ہوگیا ہے اگر کسی صاحب کو اس بارے میں علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (صدر عمومی ربوہ)

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کاہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈبی -/30 روپے بڑی -/90 روپے
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

سی پی ایل نمبر 29

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative, Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174